ایک دن کی بات

کل اچانک سڑک سے گزرتے ہوئے
ایک چھوٹا سا بچہ مری کار کے سامنے آ گیا
میں رکی.....اور بچے کو گودی میں لے کر کہا
کس کا بچہ ہے یہ...........(پیارا پیارا سا تھا)
اس کی ماں ایک مزدورنی
زیرِ تعمیر گھر کے لیے اینٹیں ڈھوتی ہوئی
دوڑ کر آئی.......میرا ہے یہ
مار کر اس کو بولی مصیبت ہے یہ
کام پر آئی ہوں ساتھ لانا پڑا
باپ کچھ دن ہوئے ایک بلڈنگ کی چھت سے گرا....مر گیا!
اب اسے پالنے کے لیے—اینٹیں ڈھوتی ہوں میں
میم صاحب، بہت شکریہ
وہ تو بچہ کو لے کر چلی بھی گئی
اور میں سوچتی رہ گئی
یہ اکیلی نہیں.....سیکڑوں عورتیں
اپنے بچوں کو گودی میں ٹانگے ہوئے
بوجھ ڈھوتی ہیں بالکل اسی کی طرح
جانے بدلیں گے کب درد کے روز و شب
عورتوں کو ملے گا وہ بنیادی حق
ان کو عزت سے روٹی ملے
اور.....ملے بچے کو ماں کا بھرپور پیار
بچہ ننھی سی کونپل ہے اب
کل اسے بننا ہے اک تناور درخت
یہ مصیبت نہیں
قوم اور ملک کی اک امانت ہے یہ
آنے والے زمانے کی جاگیر ہے
آنے والے زمانے کی جاگیر ہے

ڈاکٹر شبانہ نذیر
A-103، سلویٹک سمپرییتی سیکٹر۔77، نوئیڈا

دلّی نامہ

ہر صبح یہاں دلکش، ہر شام سہانی ہے
دلّی جسے کہتے ہیں ولیوں کی نشانی ہے

الفاظ میں خوشبو ہے لہجے میں روانی ہے
اردو پہ مری اردو غالب کی نشانی ہے

پائی ہے یہیں پل کر دہلیز جوانی کی
ان گلیوں ہی میں اپنے بچپن کی کہانی ہے

زیور سے محبت کے دلّی کو سجانا ہے
تہذیب و تمدن کی اک شمع جلانی ہے

دل والوں کی دلّی ہے متوالوں کی دلّی ہے
سو بار اگر اجڑے سو بار بسانی ہے

پابندِ وفا ہم تھے پابندِ وفا ہم ہیں
کیا حاکمِ دوراں کو یہ بات بتانی ہے

اپنوں نے بگاڑا ہے غیروں نے سنوارا ہے
کچھ اپنی کہانی بھی، دلّی کی کہانی ہے

جائیں تو کہاں جائیں ہم چھوڑ کر دلّی کو
بچپن یہیں بیتا اب عمر بتانی ہے

اسلاف کی عظمت پہ ہو ناز نہ کیوں مجھ کو
رگ رگ میں بسی شہلا دلّی یہ پرانی ہے

ڈاکٹر شہلا نواب
86/96، سیکنڈ فلور، ایل این جے پی اسٹاف کوارٹر، جواہر لعل نہرو
مارگ، نئی دہلی